FLOW CHART — **MACRO-STRUCTURE**

ترتیبی نقشۂ ربط — نظمِ جلی

52- سُورَةُ الطُّورِ

آیات: 49...... مَکِیَّة"...... پیراگراف: 3
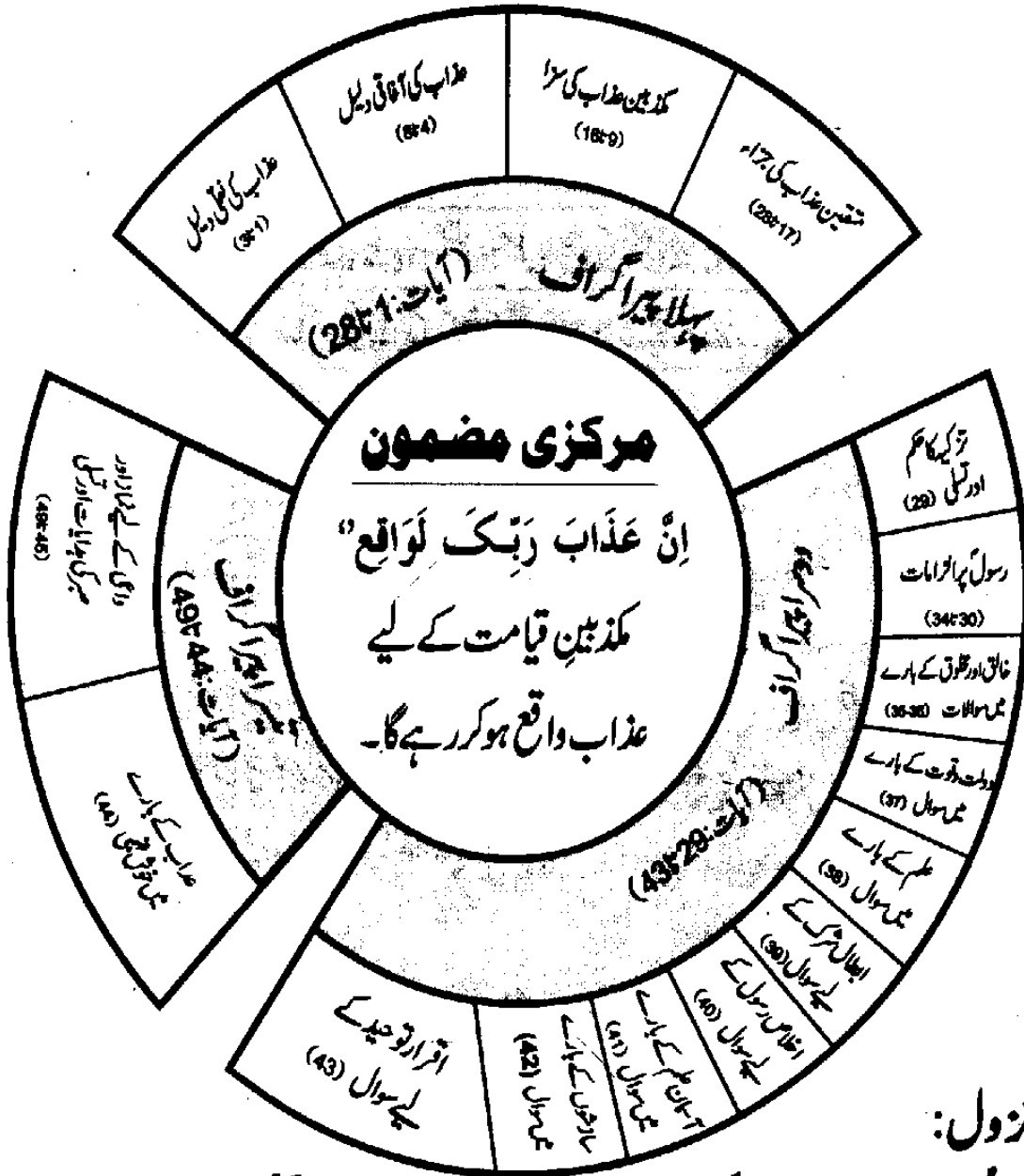
زمانۂ نزول:

سورۃ ﴿الطُّور﴾، سورۃ ﴿الحاقّہ﴾ کی طرح اعلانِ عام کے بعد رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی)، دورِ تذکیر اور دورِ الزامات میں نازل ہوئی، جب آپ ﷺ پر شک و ریب کے ساتھ الزامات کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔

جیسے ﴿مَجْنُوْن، شَاعِر، کَاهِنٍ، مُتَقَوِّل﴾ وغیرہ۔

﴿فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ﴾ (آیت: 29،30) ﴿اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ﴾ (آیت: 33)

سورۃ الحاقہ میں بھی رسول اللہ ﷺ پر ﴿تَقَوُّل﴾ کے الزام کا ذکر آیا ہے۔

سورۃ الطّور کا کتابی ربط

1. سورۃ ﴿الطُّور﴾ میں بھی، پچھلی سورۃ ﴿الذاریات﴾ ہی کا مضمون آخرت ہے۔
پچھلی سورت ﴿الـذاریات﴾ میں ﴿وَاِنَّ الدِّیْـنَ لَـوَاقِـع"﴾ (آیت:6) کے الفاظ سے امکانِ قیامت کو ثابت کیا گیا تھا، یہاں ﴿اِنَّ عَـذَابَ رَبِّـكَ لَـوَاقِـع"﴾ (آیت:7) کے الفاظ سے اسے ثابت کیا گیا ہے۔
2. اس سورۃ ﴿الطُّور﴾ میں، پے در پے سوالات کے اُسلوب کے ذریعے انسانی ضمیر کو بیدار کیا گیا ہے، تاکہ وہ آخرت اور قیامت کا قائل ہو سکے۔
3. سورۃ ﴿الذاریات﴾ کی آیت 53 میں مشرکینِ مکہ کے سرداروں کو ﴿قوم طاغون﴾ کہا گیا اور یہاں سورۃ الطور کی آیت 32 میں بھی انہیں ﴿قوم طاغون﴾ کہا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ ﴿الَّـذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ﴾ (آیت:12) کے الفاظ سے مشرکینِ مکہ کی قرآن اور اُس کی دعوتِ توحید کے بارے میں غیر سنجیدگی کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔
2۔ ﴿وَالَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّـتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّـتَهُمْ﴾ (آیت:21) کے الفاظ سے یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ والدین کو ان کی اہلِ ایمان اولاد سے ملا دیا جائے گا، چاہے وہ کسی معمولی درجے ہی کیوں نہ ایمان رکھتی ہوں۔
3۔ ﴿فَـذَكِّـرْ فَـمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّـكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ﴾ (آیت:29) کے الفاظ سے مشرکین کو تنبیہ اور رسول اللہ ﷺ کو تسلی اور ہدایت دی گئی ہے کہ ﴿كَـاهِـن﴾ اور ﴿مَـجْـنُـوْن﴾ جیسے الزامات کے باوجود، ان مشکل حالات میں بھی توحید کی نصیحت اور ﴿تذکیر﴾ کا کام جاری رکھیے۔
4۔ اس سورت میں سوالات کے اسلوب میں، توحید کے عقلی دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ ﴿اَمْ لَـهُمْ اِلٰـهٌ" غَیْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾ (آیت:43) سوالات کے سلسلے کا یہ آخری سوال ہے۔ یعنی مندرجہ بالا تمام سوالات کا جواب، اگر تم اپنے ضمیر سے حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو تم خود توحید کے قائل ہو جاؤ گے اور شرک کا اِنکار کر دو گے۔

سورۃُ الطُّور کا نظمِ جلی

سورۃ الطور تین (3) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 16: پہلے پیراگراف میں، روزِ قیامت کی تکذیب کرنے والوں کو خبردار کیا گیا ہے۔

جزاوسزا کے نقلی دلائل: کوہِ طور اور اس پر دی جانے والی تعلیماتِ وحی سے پیش کیے گئے ہیں۔

جزاوسزا کے آفاقی دلائل، بیتِ معمور، آسمان کی اونچی چھت اور موجزن سمندر سے مہیا کیے گئے ہیں۔ مشرکین کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ ان قرآنی دلائل کے بارے میں سنجیدگی سے غور کریں۔ اس قرآن کو ﴿ سِحر ﴾ یعنی جادو کہہ کرنہ ٹالیں۔

1B- آیات 17 تا 28: اس پیراگراف میں ﴿ مُکَذِّبِیْن ﴾ کے مقابلے میں، ﴿مُتَّقِین﴾ کے لیے اُخروی انعامات اور اِکراماتِ جنت کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

﴿مُکَذِّبِیْن﴾ کی ضد ﴿مُصَدِّقِین﴾ ہے، یعنی وہ لوگ جو قیامت کی تصدیق کرنے کے بعد تقویٰ کی زندگی گزارتے ہیں، وہی ﴿مُتَّقِین﴾ ہیں۔

2- آیات 29 تا 43: اس پیراگراف میں، رسول اللہ ﷺ کو الزامات کے ماحول میں بھی قرآن کی ﴿تذکیر﴾ اور نصیحت جاری رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (آیت: 29)

اس کے بعد، منکرینِ آخرت کے سامنے ایسے سوالات رکھے گئے ہیں، جن پر غور کرنے سے ان کے شکوک وشبہات کا اِزالہ ہوسکتا ہے۔

اللہ کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے پوچھا گیا: "کیا یہ اپنے خالق خود ہیں؟" (آیت: 35)

انہیں مخلوق ثابت کرنے کے لیے پوچھا گیا: "کیا انہوں نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے؟" (آیت: 36)

انہیں خوش فہمیوں کی دنیا سے نکالنے کے لیے پوچھا گیا: "کیا اللہ کے خزانوں پر ان کا تصرف ہے؟" (آیت: 37)

اِن کی لاعلمی کو ثابت کرنے کے لیے پوچھا گیا کہ کیا کوئی سیڑھی ہے، جس سے یہ غیب کی خبریں جان لیتے ہیں؟ (آیت: 38)

فرشتوں کے بارے میں اِن کے عقیدے کو غلط ثابت کرنے کے لیے پوچھا گیا کہ کیا اللہ کے لیے (نَعُوذُ بِاللّٰہِ) بیٹیاں ہیں اور کیا مشرکین کے لیے بیٹے ہیں؟ (آیت: 39)

رسول اللہ ﷺ کے اِخلاص کو ثابت کرنے کے لیے پوچھا گیا کہ کیا وہ کوئی اجر طلب کر رہے ہیں؟ (آیت: 40)

آخر میں مشرکین سے توحید کا اقرار کرانے کے لیے پوچھا گیا: ان دلائل کی روشنی میں بتاؤ! کیا اللہ کے سوا بھی کوئی ﴿ اللہ ﴾ ہے؟

3A۔ آیات 44 تا 47: قیامت کو جھٹلانے والے مشرکین کو سخت تنبیہ کی گئی ہے اور دگنے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔

3B- آیات 48 تا 49 :آخری پیراگراف میں، رسول اللہ ﷺ کو ہدایات دی گئیں

﴿صَبر﴾ کے ساتھ اپنی دعوت کو جاری رکھیں اور صبح و شام اپنے رب کی حمد و تسبیح بیان کرتے رہیں وہ یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے لہذا وہ آپؐ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا۔ ﴿فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾ کے الفاظ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے خاص التفات ظاہر کیا گیا اور خوشخبری دی گئی کہ یہ دعوت اپنے منطقی انجام کو پہنچ کر رہے گی اور رسول اللہ ﷺ نہ صرف مکہ، بلکہ پورے بلادِ عرب پر غالب ہو جائیں گے اور اسلام کی دعوت ساری دنیا میں پھیل کر رہے گی۔

اللہ کا عذاب اور قیامت واقع ہو کر رہے گی ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ (آیت:7) لہذا مذکورہ سوالات پر غور کرو۔

رسول اللہ ﷺ کی دعوتِ توحید کو مان لو! اور تکذیب قیامت و آخرت کے بجائے، اس پر ایمان لے آؤ!

53- سُوْرَةُ النَّجْم

آیات : 62 ...... مَكِّيَّة ...... پیراگراف : 5
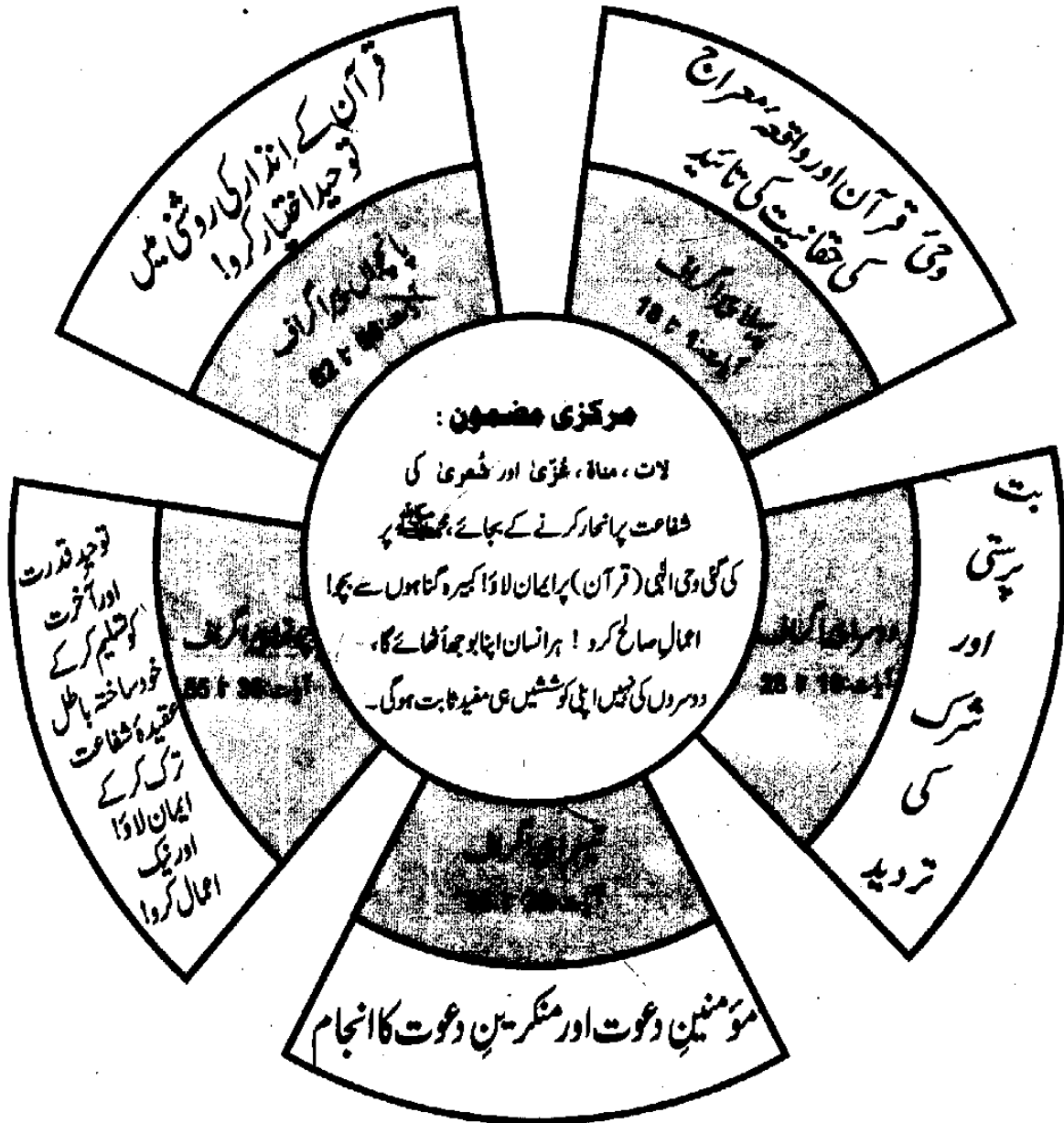
زمانۂ نزول

1۔ پہلا حصہ (ابتدائی 18 آیات) غالباً معراج کے موقع پر، (رجب 12 نبوی میں) نازل ہوا۔

2۔ دوسرا حصہ (آیات 19 تا 62) ہجرتِ حبشہ کے بعد، غالباً 5 نبوی میں نازل ہو چکا تھا، جب اُمیّہ بن خلف نے آخری آیتِ سجدہ سن کر سجدہ کرنے کے بجائے، کچھ مٹی لے کر اپنی پیشانی پر مل لی تھی۔

سورۃ النّجم کے فضائل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نزول کے اعتبار سے یہ وہ پہلی سورت ہے ، جس میں آیتِ سجدہ ہے۔

﴿ اَوَّلُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ فِيْهَا سَجْدَةٌ ﴿ وَالنَّجْمِ ﴾ قَالَ : فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَجَدَ مَنْ خَلْفَهٗ اِلَّا رَجُلًا رَاَيْتُهٗ اَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ﴾ (صحیح بخاری : کتاب التفسیر ، باب تفسیر سورۃ النجم ، حدیث 4,582 ، عن ابن مسعودؓ)

سورۃ النّجم کا کتابی ربط

1۔ پچھلی تین (3) سورتوں ﴿ ق، الذّٰریات اور الطّور ﴾ میں امکانِ آخرت کے مختلف دلائل تھے۔ یہاں سورۃ ﴿النجم﴾ میں بتایا گیا ہے کہ آخرت میں نجات کا اصل دارومدار، عقیدۂ توحید اور اعمالِ صالحات پر ہے ۔ فرشتوں اور صالحین کی شفاعت پر انحصار نہ کیا جائے۔

2۔ پچھلی سورۃ الطّور میں ﴿كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ کا ذکر تھا، یہاں سورۃُ النَّجم میں اسی تورات کو ﴿صحفِ موسیٰ﴾ کہا گیا ہے اور اس کی تعلیمات کا کچھ حصہ بیان کیا گیا۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1۔ ﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴾ (آیت:3 اور 4) میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی فلسفی نہیں تھے، جو اپنے ذاتی غور وفکر یا خواہشاتِ نفس کی پیروی میں کلام کر رہے ہیں، بلکہ وہ تو وحی کی پیروی کرتے ہیں۔

2۔ ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ (آیت:18) کے الفاظ سے یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ معراج کے موقع پر، آپ ﷺ نے رب کو نہیں بلکہ، آیاتِ رب کو، یعنی اللہ کی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔

3۔ ﴿اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى﴾ 'کیا تم لوگوں کے لیے بیٹے ہیں اور اللہ کے لیے (فرشتوں کی صورت میں) بیٹیاں ہیں؟' (آیت: 21) اس سوال کے ذریعے قریش کے خود ساختہ عقیدے پر چوٹ کی گئی۔ یہ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے اور اٹکل، ظن، تخمین اور قیاس سے کام لے کر، اللہ سے بیٹیاں منسوب کرتے تھے۔

4۔ ﴿ظَنّ﴾ (آیات: 23 اور 28) سے بتایا گیا کہ مشرکین کا عقیدۂ ظن وتخمین باطل ہے۔ ﴿ظَنّ﴾ یعنی گمان حق کے مقابلے میں کام نہیں آتا۔

5۔ ﴿لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا﴾ (آیت:26) فرشتوں کی شفاعت کے بارے میں بھی مشرکین کی غلط فہمی دور کردی گئی کہ وہ کسی کام نہ آسکیں گے۔

6۔ ﴿اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى﴾ کیا انسان کے لیے وہی کچھ ہوگا، جس کی وہ تمنا کرے؟ (آیت:24) کے الفاظ سے یہ بتایا گیا کہ آخرت کی کامیابی ، انسان کی خواہشات کے مطابق نہیں ہوگی، بلکہ آخرت تو انسان کی کوششوں کے مطابق ہوگی۔﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ (آیت:39)' اور یہ کہ انسان کے لیے وہی کچھ ہوگا، جس کی اُس نے سعی اور کوشش کی ہوگی'۔

7۔ ﴿وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى﴾ (آیت:34) یہ ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی، کسی شخص نے اُس سے پیسے مانگے اور کہا۔ اگر آخرت میں تمہیں عذاب ہوگا تو تمہارے بدلے میں، عذاب سہہ لوں گا۔ چنانچہ وہ اس آدمی کو کچھ پیسے دے کر رک گیا۔ اسے بتایا گیا کہ ہر انسان کا عمل خود اِس کے لیے نافع یا ضار ہوسکتا ہے۔

8۔ ﴿وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ o وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ﴾ (آیت:60 اور 61) کے الفاظ سے قریش سرداروں کی غیر سنجیدگی، ہنسی مذاق اور ان کے گانے بجانے پر گرفت کی گئی۔ قرآن کے محکم دلائل کو اس طرح مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سنجیدہ کلام غور وفکر کا طالب ہے۔

سورۃ النجم کا نظمِ جلی

سورۃ النجم پانچ (5) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 18: پہلے پیراگراف میں ، وحی کے متعلق مشرکینِ مکہ کے شبہات کا اِزالہ کیا گیا۔

مشاہداتِ معراج کے موقع پر رسول ﷺ کی دلچسپی، دلجمعی اور توجہ کی تعریف کی گئی ہے۔ اس موقع پر آپؐ نے بڑی بڑی آیات کا مشاہدہ کیا۔

2- آیات 19 تا 28 : دوسرے پیراگراف میں، مشرکینِ مکہ پر سخت تنقید کی گئی۔

وہ (وحی سے بے نیاز ہوکر) محض ظن وگمان کی پیروی کرتے ہوئے لات، عُزّٰی اور مناۃ کی دیویوں کی پرستش کر رہے ہیں اور فرشتوں کو ، اللہ کی بیٹیاں قرار دے کر ﴿شرك فى الذات﴾ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ان فرشتوں کی شفاعت پر بھروسہ کررہے ہیں۔

طائف میں نصب ﴿لات﴾ کا بت، ﴿بنو ثقیف﴾ کا معبود تھا۔ یہ ایک نیک آدمی کا بت تھا، جو حاجیوں کو پانی پلایا کرتا تھا۔

وادی نخلہ میں نصب ﴿عُزّٰی﴾ کا بت ، قریش کا معبود تھا۔ ﴿بنو شیبان﴾ اس کے مجاور تھے۔

قدید میں نصب ﴿مَنات﴾ کا بت، ﴿بنی خزاعہ﴾ کا معبود تھا۔

﴿ شِعریٰ ﴾ ایک ستارے کا نام ہے ، جو سورج سے زیادہ گرم ہے، یہ بھی ﴿ بنی خزاعہ ﴾ کا معبود تھا۔

3- آیات 29 تا 35 : تیسرے پیراگراف میں، رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کی گئی

قرآن کی دعوت سے منہ موڑنے والوں سے اعراض کریں، یہ دنیا پرست ہیں۔ قیامت کی عدالت کا مقصد، اچھوں کی جزا اور بروں کی سزا ہے۔ اہل جنت، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں۔

4- آیات 36 تا 55 : چوتھے پیراگراف میں، صحیفۂ ابراہیمؑ اور صحیفۂ موسیٰؑ (تورات) کی تعلیمات کا خلاصہ بیان ہوا۔

مشرکینِ مکہ کی بخیل زر پرست قیادت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے۔ روزِ قیامت کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، ہر ایک کو اس کی کوشش کا بدلہ ملے گا، اللہ ہی ہر چیز کا رب ہے۔

صحیفۂ ابراہیمؑ اور صحیفۂ موسیٰؑ کی بنیادی تعلیمات کا خلاصہ :

(a) کوئی نفس ، دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ (آیت: 38)

(b) انسان کے لیے وہی کچھ ہے ، جو وہ کمائے گا۔ (آیت: 39)

(c) انسان کی کوششیں دیکھی جائیں گی اور بھرپور بدلہ دیا جائے گا۔ (آیت: 40 اور 41)

(d) آخر ربّ کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ (آیت: 42)

(e) اللہ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے۔ (آیت: 43)

(f) اللہ ہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ (آیت: 44)

(g) اللہ ہی نر مادہ کا جوڑا بناتا ہے ، جس سے افزائشِ نسل ہوتی ہے۔ (آیات: 45 اور 46)

(h) دوسری زندگی بھی ، اللہ ہی کے ذمے ہے۔ (آیت: 47)

(i) وہی امیر بناتا ہے ، وہ جائیداد بخشتا ہے۔ (آیت: 48)

(j) وہی ﴿ شِعْرٰی ﴾ (Dogstar) کا رب ہے۔ (آیت: 49)

(k) اُس نے چار قوموں یعنی عاد، ثمود، قومِ نوح اور قومِ لوط کو ہلاک کیا۔

تاریخ گواہی دیتی ہے کہ وہ اقوام کو ہلاک کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (آیات 50 تا 55)

5- آیات 56 تا 62 : پانچویں اور آخری پیراگراف میں بتایا گیا کہ قرآن، پچھلے صحیفوں کی طرح اِنذار کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

قریشِ مکہ کو تنبیہ کہ وہ اللہ کے کلام قرآن کے ساتھ ﴿ سَامِدُوْن ﴾ بن کر منفی رویہ اختیار کر رہے ہیں۔

آخر میں ﴿ فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا ﴾ کے الفاظ سے قریش کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی گئی۔

مرکزی مضمون

لات ، مناۃ ، عُزّیٰ اور شِعریٰ کی شفاعت پر انحصار کرنے کے بجائے، محمد ﷺ پر کی گئی وحیِ الٰہی (قرآن) پر ایمان لاؤ! کبیرہ گناہوں سے بچو! اعمالِ صالح کرو! ہر انسان اپنا بوجھ خود اُٹھائے گا، دوسروں کی نہیں صرف اپنی کوششیں ہی مفید ثابت ہوں گی۔